REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

۱۰ صفر ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۶/۱۱ | ۵ تبوک ۱۳۳۶ھش | ۵ ستمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۰۹

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو گزشتہ رات نو بجے تک تکلیف نسبتاً کم رہی۔ لیکن ایک گھنٹہ نیند آنے کے بعد تکلیف زیادہ ہوگئی۔ اس کے بعد نیند بالکل نہیں آئی۔ اور آج صبح بھی تکلیف باقی ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— کل محترم خان صاحب فرزند علی صاحب کا ٹمپریچر نارمل رہا۔ گو کھانسی کی شکایت تھی۔ تاہم طبیعت نسبتاً اچھی رہی۔ لیکن گزشتہ شب کافی تیز بخار ہوگیا۔ کھانسی بار بار اٹھتی رہی۔ صبح ۳ بجے بخار اترا نیند بالکل نہیں آئی۔ نقاہت بہت زیادہ ہے۔ گلے کی تکلیف میں گو تخفیف ہے۔ مگر کلی طور پر درست نہیں ہوا۔ بعض اوقات پانی پیتے وقت اچھو آجاتا ہے۔ سانس کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں۔

جماعت احمدیہ امریکہ کی دسویں کامیاب سالانہ کنونشن

امریکہ کے طول و عرض سے بیس شہروں کے احمدی نمائندوں کی شرکت

تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے سلسلہ میں نئے جوش اور نئے عزم کا اظہار

بعض نئے مشن کھولنے کے لئے دو مخلص احباب کی طرف سے اپنی جائداد وقف کرنے کا اعلان

واشنگٹن (بذریعہ تار) مبلغ امریکہ مکرم جناب خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی دسویں سالانہ کانفرنس مورخہ ۳۱ اگست سے ۲ ستمبر تک ڈیٹن کی احمدیہ مسجد میں جو وہاں کے احمدی احباب نے حال ہی میں تعمیر کی ہے نہایت کامیابی سے منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں امریکہ کے طول و عرض سے بیس سے بھی زیادہ شہروں کے احمدی نمائندوں نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر نئے سال کا پروگرام طے کرنے کے لئے لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کے بھی علیحدہ علیحدہ اجلاس منعقد ہوئے نیز مختلف مشنوں کے پریذیڈنٹ صاحبان نے ایک علیحدہ اجلاس میں تبلیغی اور مالی امور پر غور و فکر کے بعد بعض اہم فیصلے کئے۔ کنونشن میں جو فیصلے کئے گئے۔ ان میں یہ امر بھی شامل تھا کہ ہر مشن میں جماعت کے اپنے اجلاسوں کے علاوہ ہر تین ماہ بعد ایک جلسہ عام بھی منعقد کیا جایا کرے۔ تمام نمائندگان نے اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ متوازن بنانے اور انہیں پورا کرنے کا عہد کیا۔ دو مخلص احباب نے نئے مشن ہاؤس قائم کرنے کے لئے اپنی جائدادیں وقف کرنے کا اعلان کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا پیغام نہایت گرمجوشی اور مسرت کے ساتھ سنا گیا۔ نیز قرار پایا کہ آئندہ سال کنونشن پٹس برگ میں منعقد کی جائے۔ اس طرح ۲ ستمبر کی شام کو ایک نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ اسلام کی خدمت اور اس کی تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے کے

۴ عہد پر امریکی احمدیوں کی یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ اور تمام نمائندگان دلی دعاؤں کے پُرکیف ماحول میں ایک خاص جذبہ اور ولولہ لے کر اپنے اپنے شہروں کو واپس لوٹے۔

سیالکوٹ کے متاثرہ علاقوں میں احمدیہ ریلیف کمیٹی کی شاندار امدادی مساعی

طبی امداد کے علاوہ وسیع پیمانے پر خوراک اور کپڑوں وغیرہ کی تقسیم

سیالکوٹ (بذریعہ تار) جناب ظہور الحسن صاحب سکرٹری احمدیہ ریلیف کمیٹی سیالکوٹ مطلع فرماتے ہیں۔ کہ احمدیہ ریلیف کمیٹی کی طرف سے ضلع سیالکوٹ کے سیلاب زدہ علاقوں میں وسیع پیمانے پر ریلیف کا کام جاری ہے۔ اور مصیبت زدگان سیلاب کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ طبی امداد کے علاوہ وسیع پیمانے پر خوراک اور کپڑے وغیرہ تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ نیز ریلیف کمیٹی نے گرے ہوئے مکانوں کی تعمیر کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔ احمدیہ ریلیف کمیٹی کے صدر جناب نذیر احمد باجوہ نے سیلاب زدہ علاقے کا دورہ کر کے مصیبت زدگان سیلاب کی تکالیف اور ضروریات کا جائزہ لیا ہے چنانچہ ریلیف کے کام کو اس کے مطابق وسیع کیا جا رہا ہے۔

مصر اور شام کے درمیان اقتصادی اتحاد کا سمجھوتہ

قاہرہ ۴ ستمبر۔ مصر اور شام نے دونوں ملکوں کے اقتصادی اتحاد کے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں۔ اس کے تحت عنقریب ایک مشترکہ کمیٹی بنائی جائے گی۔ جو اس اتحاد کو بروئے کار لانے کے لئے ٹھوس تجاویز پیش کرے گی۔

دو اور مسلم لیگی ممبران اسمبلی کی ری پبلکن پارٹی میں شمولیت

لاہور ۴ ستمبر۔ ری پبلکن پارٹی کے سیکرٹری کرنل عابد حسین نے اس امر کی تصدیق کی ہے، کہ مغربی پاکستان اسمبلی کے دو رکن نوازش علی خان اور محسن علی مسلم لیگ سے مستعفی ہو کر ری پبلکن پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ برخلاف اس کے میاں ممتاز محمد دولتانہ نے اس خبر کی تردید کرتے ہوئے دعوےٰ کیا ہے کہ یہ دونوں ممبران ابھی تک مسلم لیگ اسمبلی پارٹی میں شامل ہیں۔ اور انہوں نے مسلم لیگ سے اپنا تعلق منقطع نہیں کیا ہے۔ اس سے قبل ریڈیو پاکستان نے خود ان ممبران کے اپنے ایک بیان کے حوالہ سے خبر دی تھی کہ یہ دونوں ممبران ری پبلکن پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔

روس اور شام کے درمیان فنی تعاون کا معاہدہ

دمشق ۴ ستمبر۔ روس اور شام فنی تعاون کے ایک سمجھوتے پر دستخط کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں بات چیت *

* کرنے کے لئے روس کا ایک وفد عنقریب دمشق آئے گا۔ شام کے جو تین افسران بات چیت کرنے کے لئے ماسکو گئے ہوئے تھے وہ دمشق واپس آنے کیلئے وہاں سے روانہ ہو چکے ہیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۶۱ء

عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں

۱۔ پچھلے دنوں بعض اخبارات میں پاکستان میں عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق کچھ چرچا ہوا تھا معلوم نہیں کہ ہمارے اہل علم حضرات پر اس کا کیا اثر ہوا ہے۔ ابھی تو شاید وہ شیعہ سنی جھگڑوں اور ان کے عواقب میں لگے ہوں گے اس طرف توجہ دینے کی انہیں فرصت کہاں ملی ہوگی۔

جہاں تک عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا تعلق ہے یہ کوئی آج شروع نہیں ہوئیں بلکہ مدت سے جاری ہیں اور جس طرح دوسرے ممالک میں وہ منظم طور پر عیسائیت کا پراپاغنڈہ کر رہے ہیں اسی طرح پاکستان میں بھی ہو رہا ہے آزادی سے پہلے تو کہا جا سکتا تھا کہ انہیں انگریزوں کی پشت پناہی حاصل ہے لیکن آزادی کے بعد ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان کی سرگرمیاں اور بھی زیادہ ہو گئی ہیں اور مسلمان اہل علم حضرات ان کے مقابلہ کے لئے اگر کچھ کرتے ہیں تو صرف اتنا کہ حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ عیسائیوں کو روکا جائے۔

جہاں تک خالص عیسائیت کی تبلیغ کا تعلق ہے آج کی دنیا میں یہ مطالبہ شاید کچھ مضحکہ خیز سا ہے۔ عیسائی ملکوں کا تو اب یہ حال ہے کہ وہ مسلمانوں کو بلا بلا کر اپنے ملک میں اسلام کی تبلیغ کرواتے ہیں۔ چنانچہ امریکہ کم سے کم ایک ایسا ملک ہے جہاں خود حکومت اسلام میں کافی دلچسپی لے رہی ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ اس میں امریکہ کی چال ہے اور وہ اسلامی ممالک پر اپنا اثر قائم کرنے کے لئے ایسا کرتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اگر اسلام جیسا کہ ہم مدعی ہیں جاودانی اصول رکھتا ہے۔ اور ساری دنیا کے مذاہب پر غالب آنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو کیا ہمیں اس موقعہ کو غنیمت نہیں سمجھنا چاہیئے ہمیں اس چکر میں پڑنے کی کیا ضرورت۔ کہ اس میں امریکہ کی کیا پالیسی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ کے پاس کمیونزم کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی مستقل آئیڈیالوجی موجود نہیں ہے عیسائیت کے غیر عقلی رسوم موجودہ سائنسدان دنیا کی تسلی نہیں کر سکتے۔ خیالی ایمان کوئی ٹھوس بنیاد مہیا نہیں کر سکتا۔ یورپ اور امریکہ کے اہل حس حضرات کسی ایسی ٹھوس آئیڈیالوجی کی تلاش میں ہیں جو موجودہ متشکک اور متردد انسانوں کے دلوں میں زندہ ایمان پیدا کر سکے اور جس سے سرشار ہو کر وہ مادی الحاد سے لڑ جائے۔

ایک طرف تو یہ حالت ہے اور دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیت کی تبلیغ ساری دنیا میں بڑے زور شور سے کی جا رہی ہے اور عیسائی حکومتوں تک جیسا کہ شروع سے ہوتا آ رہا ہے پادریوں کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔ یہ کوشش بھی در اصل کمیونزم کے الحادی پراپاغنڈہ کے توڑ کے طور پر ہو رہی ہے یہ ممالک جانتے ہیں کہ خواہ علم میں دنیا کتنی ترقی کر چکی ہے پھر بھی توہم پرستی اور خیالی ایمان عام لوگوں پر بڑا اثر کرتا ہے۔ یہ مغربی سیاسیئین کا خیال ہے۔ کہ وہ اس طرح بھی کمیونزم کی بڑھتی ہوئی رَو کو دنیا میں پھیلنے سے روکنا چاہتے ہیں مگر یورپ اور امریکہ کا سمجھدار طبقہ اس کو خام خیالی سمجھتا ہے وہ ایسے ایمان کے متلاشی ہیں جس کی بنیاد عقلی دلائل پر ہو اس لئے اسلام کے لئے بہت بڑا موقعہ ہے کہ وہ مغربی ممالک میں عیسائیت کی جگہ لے لے۔

۲۔ یہ سوال کہ پھر کیا وجہ ہے کہ عیسائیت مسلمانوں میں پھیلتی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عیسائیت کے علمبردار اس حقیقت سے پوری طرح خبردار ہیں اور شروع ہی سے وہ کوشش کر رہے ہیں کہ دیگر اقوام کی معاشرتی کمزوریوں سے فائدہ اٹھائیں چنانچہ ابھی پاکستان میں جو پراپاغنڈہ ہو رہا ہے اس کا نہایت پُر اثر پہلو یہی ہے کہ وہ مسلمانوں کی معاشرتی اور فرقہ وارانہ تنگ نظریوں کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک ٹریکٹ سے جو وسیع پیمانہ پر خوشنما طریقے پر طبع کرا کر پاکستان کے طول و عرض میں پھیلایا گیا حسب ذیل عبارت بطور نمونہ نقل کی جاتی ہے:۔

"ایک دن زبیدہ نے اپنے باپ سے پوچھا۔ "ابا جان آخر ہماری مسجدوں میں عورتیں آدمیوں کے ساتھ کیوں نہیں جا سکتیں"؟ تو اس کے باپ نے کہا۔ "بیٹی۔ نہ ہی کبھی ایسا ہوا ہے۔ اور نہ ہی یہ ہماری رسم ہے عورت کی اصلی جگہ اس کا گھر اور اس کے بچے ہیں" زبیدہ نے غصہ میں اپنا دوپٹہ انگلیوں سے مروڑتے ہوئے کہا۔ "ہماری عورتوں کی جہالت کا یہی تو سبب ہے۔ نہ انہیں اپنی صحت کا کچھ علم ہے۔ نہ ہی بچوں کی دیکھ بھال مذہب کی سچائی اور ایسی بہت سی دوسری باتوں کے بارے میں کچھ جانتی ہیں۔ آخر یہ مسیحی عورتیں بھی تو آدمیوں کے ساتھ اپنی عبادت گاہوں میں جاتی ہیں۔ اور اپنی مادری زبان میں خدا سے دعا کرتی ہیں۔ نہ کہ غیر زبان میں جسے کوئی سمجھ بھی نہ سکے۔ آزادی تو انہیں حاصل ہے"

زبیدہ کے باپ نے اونہہ تیزی سے کہا۔ مسیحی عورتیں!! کیا وہ بے حیا نہیں ہیں؟ ذرا ولایتی میموں کو تو دیکھو۔ وہ آدمیوں کے ساتھ کیسے پھرتی ہیں۔ کتنا واہیات لباس پہنتی ہیں۔ اور اس شہر کی مسیحی عورتوں کو ہی لو۔ کیا وہ لڑکوں کے ساتھ گلچھرے نہیں اڑاتیں؟ کیا وہ تمہاری طرح عزت دار ہیں؟ ایسی آزادی تو ہزار برائیوں کی جڑ ہے"۔

زبیدہ کے پاس ان کا کوئی جواب نہ تھا اس نے کئی مغربی ناول پڑھے تھے اور عورتوں کے شو پر اکثر فلم بھی دیکھے تھے۔ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ جو کچھ اس کے والد نے ان میموں کے بارے میں کہا ہے وہ صداقت سے بھرپور ہے۔ وہ کالج کی اکثر مسیحی لڑکیوں کو جانتی تھی۔ جو اسی آزادی کے باعث آوارہ اور بدچلن تھیں۔ لیکن وہ خود اپنے دل کی گہرائیوں میں آزادی کا ایک بے پایاں جذبہ رکھتی تھی وہ گھر کی چار دیواری کی قید و بند زندگی سے عاجز آ چکی تھی۔ جیسے کہ ایک پرندہ پنجرے کی سلاخوں میں بند ہوتا ہے۔ وہ گھر سے باہر نکل کر دنیا کو دیکھنا نہیں چاہتی تھی لیکن باہر نکل کر خدا کے بارے میں جاننے کی آرزو مند تھی۔ "کاش میں مسجد میں جا کر مذہب اور خدا کے بارے میں بات چیت کر کے کچھ اور جان سکتی" یہ تمنا بار بار اس کے دل میں ابھرتی تھی"

اقتباس ذرا طویل ہے۔ لیکن عیسائیوں کے طریق کار کو واضح کرنے کے لئے اتنی عبارت نقل کرنی ضروری تھی۔ اگرچہ یہ غلط ہے کہ مسلمان عورتیں مسجدوں میں نہیں جا سکتیں۔ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہمارے ملک میں اکثر مسلمان گھرانوں کا یہی حال ہے ابھی تک بہت سے اہل علم حضرات ہیں جو تعلیم نسواں تو کیا تعلیم مرداں کو بھی ناجائز سمجھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہزاروں مسلمان لڑکیاں اور ہزاروں مسلمان لڑکے عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ اب مسلمانوں کو ہوش آ رہا ہے لیکن ابھی تک عام مسلمانوں کی وہی حالت ہے جس کا نقشہ اس ٹریکٹ میں پیش کیا گیا ہے

احمدیت نے جہاں مذہبی بیداری پیدا کی ہے وہاں معاشرہ کے اس پہلو میں بھی بڑی حد تک اصلاح کی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں میں لکھے پڑھے افراد کیا مرد اور کیا عورتیں نسبتاً بہت زیادہ ہیں اور پردہ کے باوجود احمدی مستورات اعلیٰ تعلیم میں بھی پیش پیش ہیں۔ اور اپنے مذہب سے اتنی واقف ہیں کہ عیسائی عورتیں انہیں بہکا نہیں سکتیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو ایسا علم کلام دیا ہے کہ جس کا مقابلہ صرف موجودہ عیسائیت ہی نہیں۔ بلکہ کوئی باطل دین نہیں کر سکتا

احمدیہ مشن ممباسہ (مشرقی افریقہ) کی تبلیغی مساعی

ہمارے ماہانہ انگریزی اخبار افریقن ٹائمز کی مقبولیت

ملک میں آزادی کی تحریک اور عیسائیت سے بڑھتی ہوئی بیزاری

سہ ماہی رپورٹ بابت ماہ مئی تا جولائی ۱۹۵۷ء

از مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر بی اے انچارج احمدیہ مشن ممباسہ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

ہمارے ماہانہ انگریزی اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز کی ممباسہ کے بعض متعصب حلقوں میں گو مخالفت بھی ہوئی ہے۔ تاہم اکثر حلقوں میں اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔ اور بعض سرکردہ غیر احمدی احباب نے اس کی اشاعت کے لئے عطیہ جات بھی دیئے۔

لوکل پریس نے بھی ہمارے اخبار کا خیر مقدم کیا۔ ممباسہ ٹائمز نے اپنے ایڈیٹوریل کے صفحہ پر ہمارے اخبار کے متعلق لکھا۔ احمدیہ مشن نے ایسٹ افریقن ٹائمز کے نام سے جو انگریزی ماہانہ جاری کیا ہے۔ وہ خوب مقبول ہو رہا ہے۔ یہ اخبار خدمت اسلام کے لئے وقف ہے اور اسلامی نقطہ نگاہ کو سمجھنے کے لئے بہت عمدہ مواد پیش کرتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد روحانیت کو زندہ کرنا اور ان سوالات کا اسلامی حل پیش کرنا ہے۔ جو موجودہ دور میں درپیش ہیں۔ اس کے علاوہ یہ اخبار افریقہ میں بسنے والی قوموں میں مل جل کر رہنے کی روح بھی پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

مشن نے انگریزی اخبار بڑے موزوں وقت پر جاری کیا ہے۔ کینیا کے حالات بڑی سرعت سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ بعض سیاسی مبصروں کا خیال ہے کہ کم و بیش پندرہ سال تک اس ملک کا آزاد ہو جانا یقینی ہے۔ پندرہ سال کا موجودہ دور کشمکش کا دور ہے۔ اور اس سیاسی کشمکش کے دور میں ضروری ہے کہ افریقنوں میں عیسائیت کے متعلق بھی نیا انداز فکر پیدا ہو۔

چنانچہ اس کے آثار ظاہر ہوئے ہیں۔ مئی میں افریقن ڈسٹرکٹ کانگرس کے صدر Mr. A. Kodheh Bar at Law نے ایک تقریر میں کہا کہ "پادری اگر اس ملک میں رہیں گے تو ہمارے House Boys بن کر رہیں گے۔ ورنہ انہیں اپنے ملک میں واپس جانا ہوگا۔ اسی طرح اسی کانگرس نے ماہ جون میں اپنی میٹنگ میں عیسائیت کی مذہبی رسومات کا کھلے بندوں مذاق اڑایا۔ جس پر ڈپٹی کمشنر ضلع نیروبی نے بھی اخبارات میں اس مضمون کا بیان جاری کروایا کہ اس سے بہت لوگوں کا دل دکھایا گیا ہے۔ اور آئندہ ایسی حرکات کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

اسی طرح South Nyanza کے علاقہ کے متعلق اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں افریقن عیسائی گرجاؤں اور پادریوں کا زور شور سے بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ اور سیاسی لیڈر افریقنوں میں یہ جذبہ پیدا کر رہے ہیں۔ کہ عیسائیت درحقیقت افریقنوں کو لوٹنے کے لئے یورپین اقوام کی آلۂ کار ہے۔

یہ حالات بتاتے ہیں کہ جوں جوں سیاسی کشمکش زور پکڑے گی۔ اسی نسبت سے افریقنوں میں عیسائیت سے بیزاری اور نفرت کا جذبہ شدت اختیار کرے گا۔ اور ہمارے اخبار کے لئے اسلام اور احمدیت کی تبلیغ اور افریقنوں میں عیسائیت کے متعلق اسلامی تصور کو پیش کرنے کا عمدہ موقعہ ہوگا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کینیا اتنی جلدی آزاد کیونکر ہو جائے گا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ موجودہ دور میں حصول آزادی کا دارومدار زیادہ تر اتحاد۔ تنظیم اور قربانی پر ہے۔ ان اصولوں کے اپنانے سے متعدد قوموں نے ہمارے دیکھتے دیکھتے آزادی حاصل کی ہے۔ کینیا کے افریقی بھی ان تینوں خصوصیات کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اتحاد کے لحاظ سے یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ یہاں افریقن مسلمان بھی مذہب کے نام پر جداگانہ حقوق کے مطالبہ کو پسند نہیں کرتے۔ تنظیم اور قربانی کی مثال ماؤ ماؤ کی تحریک پیش کرتی ہے۔ جس کے ماتحت افریقنوں نے بے دریغ جانی اور مالی قربانی پیش کی۔

چوتھا اہم عنصر جو آجکل حصول آزادی میں ممد ہے۔ یہ ہے کہ محکوم قوم بجائے تشدد کے عدم تشدد کی پالیسی اختیار کرے۔ اور رائے عامہ کو اپنے حق میں تیار کرے۔ سو ماؤ ماؤ کی تحریک کے بعد افریقن نیشنلزم نے یہی صورت اختیار کی ہے۔ حال ہی میں کینیا کی لیجسلیٹو کونسل کے افریقن ممبروں نے گورنمنٹ سے کونسل میں افریقن ممبروں کی تعداد کو بڑھانے کا مطالبہ کیا تھا۔ جس پر خاطر خواہ جواب نہ ملنے کی صورت میں افریقنوں نے اپنا ایک وفد انگلستان بھیجا ہے۔ تا وہ وہاں رائے عامہ کو ہموار کرے۔

پانچواں اہم عنصر قوم کی تعداد ہے سو تعداد کے لحاظ سے افریقن کینیا کی آبادی کا ۹۷ فیصدی ہیں۔ افریقنوں کی تعداد ۶۰ لاکھ کے قریب ہے۔ اور ان کے مقابلہ میں یورپین صرف ۲۰۰۰۰ ہیں اور ایشین ۱½ لاکھ کے قریب۔ ظاہر ہے کہ اقلیت اتنی بھاری اکثریت کو زیادہ دیر تک محکوم نہیں رکھ سکتی۔

بلکہ اب تو بعض افریقن انتہا پسند لیڈر یہ سوال بھی پیدا کر رہے ہیں کہ حصول آزادی کے بعد حکومت میں یورپین اور ایشین اقوام کا کوئی دخل نہ ہو۔ حال ہی میں Mr Khamin نے جو کونسل کے نامزد ممبر ہیں ایک پبلک تقریر میں اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا۔ اور افریقہ صرف افریقنوں کا ہے نعرہ لگایا۔ مگر سنجیدہ مزاج افریقن لیڈر اس قسم کی انتہا پسندی کو پسند نہیں کرتے۔ اور مل جل کر رہنے کی پالیسی کے حامی ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لوگوں کی نظر میں دیوانہ لیکن خدا کی نظر میں

— عقلمند اور فرزانہ بنو —

"مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا۔ جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کر لیا۔ جو انسان کے مونہہ کو اس کی تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے۔ وہی خداداد طاقت ہے۔ جس کا نام یقین اور معرفت تامہ ہے۔ ... خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے۔ مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ۔ یہ شربت کیا ہی شیریں ہے کہ حلق سے اترتے ہی تمام بدن کو شیریں کر دیتا ہے۔ اور یہ دودھ کیا ہی لذیذ ہے کہ ایک دم میں تمام نعمتوں سے فارغ اور لاپرواہ کر دیتا ہے۔"

ہمارے نقطہ نظر سے اہم ترین سوال یہ ہے - کہ اس کشمکش کے دور میں کیا ذرائع ہیں جو اسلام اور احمدیت کے فروغ نیز عیسائیت کے زوال میں ممد ہو سکتے ہیں یہاں کے حالات کے ماتحت ایک بہت بڑا ذریعہ افریقن مسلمانوں کی تعلیم ہے - اگر وہ تعلیم پا جائیں تو نہ صرف آئندہ سیاسی جد و جہد میں وہ افریقن عیسائیوں کے دوش بدوش چل سکتے ہیں - بلکہ افریقن عیسائیوں میں اسلامی تعلیم پھیلانے کا موجب بھی بن سکتے ہیں - مگر سردست ایسے ذرائع میسر نہیں جن سے ضرورت کے مطابق سکول قائم کئے جا سکیں عیسائیت نے اس ذریعہ سے بڑا نفوذ حاصل کیا ہے - گورنمنٹ رپورٹ کے مطابق اس وقت کینیا میں عیسائی مشنوں کے ۱۸۴۳ سکول قائم ہیں جن کے ذریعہ لاکھوں طلباء افریقن عیسائی بنائے جاتے ہیں۔

تعلیم یافتہ مسلمانوں کے ایک طبقہ میں یہ احساس بھی پایا جاتا ہے - کہ موجودہ ترقی یافتہ زمانہ میں بعض امور پر اسلام کی تعلیم حرف آخر نہیں سمجھی جا سکتی - یہ شکست خوردہ ذہنیت مغربی فلسفہ کی پیدا کردہ ہے جس کا تریاق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر کبیر میں موجود ہے - چنانچہ خاکسار نے بعض مسلمانوں کو اسی تفسیر کا انگریزی ترجمہ پڑھنے کے لئے دیا ایک صاحب جو یہاں خاصے کامیاب ایڈووکیٹ ہیں نے کہا - کہ "اس تفسیر سے واقعی میرے شبہات کا ازالہ ہو رہا ہے اور یہ روحانی مطالب کبھی نہیں لکھے جا سکتے - جب تک کہ انسان کا خدا تعالےٰ سے حقیقی پیوند نہ ہو" چنانچہ ۸۰/- شلنگ پر انہوں نے دونوں جلدیں (انگریزی) خریدیں - اسی طرح ایک اور مسلمان تاجر اور ایک افریقن نے بھی دونوں جلدیں خریدیں۔

اسلام اور قرآن مجید کی حکومت کا قیام ہمارا مقصد ہے

جماعتی تربیت کا ایک اہم گر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اہم ارشادات

اسلام کی حکومت کیلئے مجنونانہ جد و جہد کی ضرورت

ہماری جماعت کو خدا تعالےٰ نے کہا ہے کہ اسلام کی عزت قائم کرنا تمہارا کام ہے خدا تعالیٰ نے کہا ہے - کہ قرآن مجید کی عزت قائم کرنا تمہارا کام ہے - کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت قائم کرنا تمہارا کام ہے - یہ اتنا عظیم الشان کام ہے - کہ اس کے لئے ہماری محنتیں اور ہماری کوششیں پاگلانہ ہونی چاہئیں - اگر ہم اپنی طرف سے تمام طاقت صرف کر دیں گے - تو باقی کمی خدا تعالےٰ اپنے فضل سے پوری کرے گا۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں - کہ اس کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوشش کریں - ہمیں اپنی ساری باتوں کو بھول کر اسلام اور قرآن مجید کی حکومت کے قیام کے لئے اپنی ساری طاقت صرف کر دینی چاہیئے - اور ایسا زور لگانا چاہیئے - کہ دنیا صرف ہمارے دعوے کی وجہ سے ہمیں پاگل نہ کہے - بلکہ کام کی وجہ سے بھی پاگل کہے - ہماری کامیابی میں اتنی ہی دیر ہے - کہ جس طرح لوگ ہمارے دعوے کی وجہ سے ہمیں پاگل کہتے ہیں - اسی طرح ہمارے کام کی وجہ سے بھی ہمیں پاگل کہنے لگیں - اگر ایسا ہو جائے - اور ہم پاگلوں کی طرح اشاعت و قوت اسلام کے لئے کام کرنے لگیں - تو ہماری کامیابی میں کوئی شک نہیں رہ جائے گا - کیونکہ خدا تعالےٰ اور اس کے فرشتے اس وقت کے انتظار میں کھڑے ہیں جب وہ وقت آگیا - تو وہ ہماری مدد کیلئے کود پڑیں گے - اور جب وہ ہمارے ساتھ مل گئے - تو اسلام کی کشتی کا پار لگانا ایک مجنونانہ دعویٰ نہیں - بلکہ ایک سہل ترین کام ہو جائے گا۔

(الفضل - ۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

انبیاء کے زمانہ میں ان پر ایمان لانے والے لوگ ہمیشہ مجنوں کہلاتے رہے ہیں اور وہ طریق یہ ہے - کہ وہ ایسی محنت کرتے ہیں - جو محنت عام طور پر عقلمند انسان نہیں کیا کرتا (اخبار الفضل ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

اپنے غریب بھائیوں کی امداد کا خیال رکھو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے - کہ بیرونی جماعتیں اپنے غریب بھائیوں کی امداد کا خیال رکھیں خصوصاً قادیان میں جو اصحاب الصفہ رہتے ہیں - ان کے متعلق ہر شخص کا فرض ہے - کہ وہ سمجھے جس قدر غلہ اپنے لئے جمع کرے اس کا چالیسواں حصہ ان کے لئے نکال کر بھیج دے مگر جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے - وہ یہ غلہ صدقہ سمجھ کر نہ دیں - بلکہ ایک اسلامی بھائی چارہ کے لئے قربانی سمجھ کر دیں - وہ یہ خیال کریں - کہ جیسے انسان اپنی بیوی کو کھلاتا ہے - اپنے بچوں کو کھلاتا ہے - اور ان کو کھلانا انسان کا فرض ہوتا ہے - اسی طرح جماعت کے غرباء کی امداد کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر فرض عائد کیا گیا ہے - اور وہ اس فرض کی ادائیگی کے لئے یہ غلہ دے رہے ہیں۔

(اخبار الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۴۵ء صد ۲ کالم ۳)

جماعتی تربیت کا ایک اہم گر

بار بار کہتے رہنا ضروری ہوتا ہے بار بار کہنے سے ہی قوموں کی تربیت ہوتی ہے - جب کسی قوم میں یہ خیال پیدا ہو - کہ اب کہنے کی ضرورت نہیں - جب کسی قوم کے افراد کو تکرار برا لگتا ہے - تو وہ قوم تباہ ہو جاتی ہے تکرار سے ہی زندگی پیدا ہوتی ہے - جماعت میں ہمیشہ نئے آدمی شامل ہوتے رہتے ہیں - جن کو علم نہیں ہوتا - ان کو آگاہ کرنا ضروری ہوتا ہے - ایسے لوگ اگر غفلت کریں گے - تو ضروری ہے - ان کا ہمسایہ بھی غفلت کرے گا - وہ یہ خیال نہیں کرے گا - کہ ہمسایہ واقف نہیں بلکہ اُسے دیکھ کر خود بھی اسباب کو جائز سمجھنے لگتے ہیں - پھر نئی پود بھی ترقی کرتی رہتی ہے - جو بچے آج تیرہ سال کے ہیں - وہ دس سال قبل تین سال کے تھے - ان کو سمجھانا بھی ضروری ہے - وہ اگر نہیں سمجھیں گے تو انہیں دیکھ کر ان کے اور ساتھی بھی خراب ہوں گے - پس تربیت کے لئے ضروری باتوں کا دہرانا اور بار بار سکھانا ضروری ہوتا ہے - پس چاہیئے ہر محلہ والے متواتر جلسے کریں اور تمام افراد کو سکھائیں - عورتوں کو مردوں کو سب کو اچھی طرح ان باتوں سے آگاہ کرنا ضروری ہے - خدام الگ جلسے کریں - انصار الگ کریں - اطفال الگ کریں - لجنہ کے الگ جلسے ہوں - اور محلوں والے الگ کریں اور اچھی طرح یہ بات لوگوں کے ذہن نشین کریں - کہ جماعتی بوجھ کا کم کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے اور بہت ثواب ہے - (اخبار الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۴۱ء)

(مرسلہ فتح محمد شرما از کراچی)

ضرورت صرف اس امر کی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تم حزب اللہ بن جاؤ - اسلام اور اللہ تعالیٰ کی محبت - نیکی - سچائی - ہمت اپنے دلوں میں پیدا کر لو - دنیا کی بہتری کی کوشش میں لگ جاؤ اور بنی نوع انسان کی خدمت کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو - اسلام کا کامل نمونہ بن جاؤ"

شعبہ تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی)

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تجویز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ۶ - ۷ اور ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں - احباب نوٹ فرما لیں - اور جو دوست ان تاریخوں پر قادیان جانا چاہیں - وہ حسب قواعد حکومت سے پاسپورٹ اور ویزا حاصل کر لیں - فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر حفاظت مرکز ہند ربوہ

درخواست دعا

جملہ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا کریں کہ مجھے اللہ تعالےٰ روحانی و جسمانی صحت اور اولاد صالح کی نعمت عطا فرمائے - جو میری زندگی میں بہترین رنگ میں خادم دین بن جائے ÷

خاکسار ظفر اسلام از ربوہ

دینی تربیت کی اہمیت

از مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۲)

ہم اپنے آپ کو اس حالت نفاق سے مندرجہ ذیل دو طریق سے بچا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔

اول اس مقصد کے لئے خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک خاص دعا سکھلائی ہے اور وہ یہ ہے۔

اللھم طھر قلبی من النفاق واعمالی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانۃ فانک تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی المعددور۔

کہ اے خدا میرے دل کو ہر قسم کے نفاق کی آلائشوں سے پاک کر دے اور میرے اعمال کو ریاء سے پاک کر دے میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے۔ ان خیانتوں اور بیماریوں سے بھی ہمیں پاک کر دے جن کا ہمیں احساس تک نہیں ہوتا (بوجہ ان کے بہت ہی مخفی ہونے کے) اور آنکھ کی خیانت اور سینوں کی بیماریوں کا تجھے پورا پورا علم ہے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ ہم نے ہر حکم کو ماننا ہے۔ یہ اطاعت ہماری مرضی پر منحصر نہ ہو کہ چاہا تو بات مان لی چاہا تو رد کر دی۔ بلکہ یہ ہماری زندگی کا دائمی اصول ہو۔ میرے نزدیک قومی تربیت کو تسہیل کرنے کے لئے جس جذبہ کی افراد کو سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ وہ جذبۂ اطاعت ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اطاعت پر بہت زور دیا ہے ہمیشہ اپنے صحابہؓ کو سمعاً وطاعۃً کا حکم دیا کہ سنو اور اطاعت کرو۔ یہاں تک فرمایا کہ اگر تمہارے افسر یا حکام غلط بھی حکم دیں تو تم ان کی اطاعت کرو ان کا حق ان کو دو۔ اور اپنا حق خدا سے مانگو اپنے افسر کی اطاعت کرو۔ خواہ ایک حبشی غلام تم پر افسر مقرر کر دیا جائے اور اپنے افسر کی ہر حالت میں اطاعت کرو سوائے اس کے کہ تم صریح کفر دیکھو جس کے خلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس کھلی کھلی دلیل ہو۔ اور فرمایا کہ

من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی

کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ جس نے میری امت کے نظام کے ماتحت بنے ہوئے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔

یعنی اے مومنو! اللہ کی اطاعت کرو۔ پھر رسول کی اور تیسرے درجے پر جو بھی تم میں اولی الامر ہو ان کی اطاعت کرو۔ اولی الامر میں تمام وہ ہستیاں شامل ہیں جو قانوناً یا شرعاً یا کسی اور جائز طریق سے ہمیں حکم دینے کی مجاز ہوں۔ اسی طرح فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔

کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ کی راہ مت اختیار کرو۔ ظاہر ہے کہ رسی اور زنجیر کئی کڑیوں اور کئی حصوں کے تسلسل کا نام ہے۔ جو شخص اس رسی کے کسی حصے کو بھی چھوڑے گا وہ دھڑام سے نیچے گر پڑے گا۔ سب سے اوپر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پھر خلیفۂ وقت پھر نظام سلسلہ کے افسران وامراء وغیرہ اس مسلسل زنجیر میں سے اگر کوئی کسی کڑی کو بھی چھوڑے تو زنجیر ٹوٹ جائے گی اور وہ شخص زمین پر گر پڑے گا۔

پس اطاعت وہی ہے جو اس اصول کے ماتحت کی جائے کہ ہم پر چھوٹے سے چھوٹے افسر کی اطاعت فرض ہے۔ خواہ کیسی ہی مشکل کیوں نہ پیش آئے۔ اگر ہم سب احمدی نوجوان اسی ایک اصول کو سمجھ جائیں اور اسے اچھی طرح سے اپنا لیں۔ تو قوم کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ وہ اصول یہی ہے سمعاً وطاعۃً۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام احکام جو ہمارے لئے صادر ہوں گے۔ ہم ان پر خوشی سے عمل پیرا ہوں گے۔ اور تربیت کی منزلیں طے کرتے ہوئے چلے جائیں گے۔ اگر کسی کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ یہ تو غلامانہ ذہنیت ہے کہ اندھا دھند اطاعت کرتے چلے جاؤ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں دو ہستیوں میں سے ایک کا غلام تو بہر حال ہی بننا پڑے گا۔ اس کے بغیر چارہ نہیں۔ یا ہم خدا کے غلام بنیں گے یا شیطان کے۔ ایسا انسان کوئی نہیں ہو سکتا۔ جو نہ خدا کا غلام ہو نہ شیطان کا یا جو خدا کا بھی غلام ہو اور شیطان کا بھی۔ اس لئے جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ خدائی نظام کی اطاعت نہیں کرنی چاہیئے دراصل وہ دوسرے لفظوں میں یہ کہتے ہیں کہ شیطان کی اطاعت کرنی چاہیئے ایسے انسان ایک خدا کی بجائے اپنے باطل عقائد معبودان باطلہ اور ہوا و ہوس کی غلامی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کی گردنوں میں ہزاروں غلامیوں کے پھندے اور بوجھ ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی گردنیں جھکی رہتی ہیں اور وہ "رفیع الدرجات" اور "العلی العظیم" خدا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتے۔ خدا تعالیٰ کے رسول تو اسی لئے آتے ہیں کہ ان بوجھوں اور ان طوقوں سے خدا کے بندوں کو نجات دلائیں۔ اور ان کا ہاتھ ان کے حقیقی آقا کے ہاتھ میں دے دیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے فرماتا ہے یضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان بوجھوں اور طوقوں کو جو مومنوں کی گردنوں میں پڑے ہوئے تھے اتارتے ہیں اور انہیں نجات دلاتے ہیں۔ پس خدائی نظام کی اطاعت کرنے سے انسان جھوٹی اور باطل غلامیوں سے نجات پا جاتا ہے۔ اور سچی دائمی اور مفید غلامی کو اختیار کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آسمانی آقا کی طرف سے اسے آواز آ جاتی ہے یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ کہ اے نفس آرام یافتہ جو اپنے خدا سے مطمئن ہو گیا اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔ اس حالت میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے۔ آ میرے غلاموں میں داخل ہو جا اور چونکہ غلام اپنے آقا کے ساتھ اس کے گھر میں ہی رہا کرتا ہے۔ اس لئے تو میری جنت یعنی میرے گھر میں داخل ہو اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے میری معیت میں رہ۔

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء

اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوگا۔ تمام لجنات سے گذارش ہے کہ وہ شوریٰ کے لئے ابھی سے تجاویز ارسال کریں تاکہ جلد از جلد ایجنڈا مرتب کر کے بھجوایا جائے۔ اسی طرح ابھی سے شامل ہونے والی نمائندہ کو تیار کر کے نام بھجوائیں جو آتے ہوئے اپنی لجنہ کی سالانہ رپورٹ ہمراہ لائیں۔ — جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

خدام الاحمدیہ کے قائدین اور زعماء کے انتخابات ہر سال ماہ اکتوبر میں ہوتے ہیں۔ اور نومبر میں نئے عہدیداران کام شروع کر دیتے ہیں۔ امسال ان انتخابات کے لئے یکم سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء تک کا عرصہ مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ مجالس میں اس عرصہ کے اندر اندر انتخابات مکمل ہو جانے ضروری ہیں۔ انتخابات کے قواعد اخبار الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔

ہر مجلس میں ہر سال انتخاب ہونا ضروری ہے۔ کئی مجالس ایسی ہیں جہاں کئی سال سے انتخابات نہیں ہوئے۔ اور اس وجہ سے ان پر جمود کی سی کیفیت طاری ہے۔

پس اس اعلان کے ذریعہ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ہاں مقررہ تاریخوں کے اندر اندر مقررہ قواعد کی روشنی میں انتخابات کرائیں اور مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کے توسط اور ان کی رپورٹ کے ساتھ مرکز میں بھجوائیں۔ ہر مجلس میں انتخابات ہونا ضروری ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

۲۶، ۲۷ اکتوبر بروز جمعہ و ہفتہ کو ہوگا انشاء اللہ

۱۔ امسال انصار کے سالانہ اجتماع کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۲۶-۲۷ر اکتوبر جمعہ و ہفتہ کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ اس موقع پر ہر مجلس انصار کے نمائیندگان کی شمولیت لازمی ہے۔ تمام مجالس انصار کے زعماء صاحبان اپنے اپنے نمائیندگان کے اسماء گرامی سے دفتر ہذا کو جلد اطلاع دیں۔

۲۔ سالانہ شوریٰ میں پیش ہونے والے امور، یا تجاویز۔ مقامی مجلس انصار اللہ میں پیش کر کے آخر ستمبر ۱۹۵۷ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

۳۔ ہر ایک مجلس کی طرف سے بلحاظ تعداد اراکین مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندگان اجتماع میں آنے چاہئیں۔

(الف) جس مجلس کے ارکان ۲۰ سے کم ہوں۔ صرف ایک نمائندہ منتخب شدہ

(ب) اگر تعداد ۲۰ ہو۔ تو منتخب شدہ نمائندہ کے علاوہ زعیم بلحاظ عہدہ۔ اُس مجلس کا نمائندہ ہوگا۔

(ج) ایسی مجالس جن کے ارکان کی تعداد ۲۰ سے زائد ہو۔ تو ہر بیس یا اس کی جزُ پر ایک ایک نمائندہ زائد ہوتا چلا جائیگا۔

دوم ایسی بڑی مجالس جہاں پر زعیم اعلیٰ مقرر ہوں۔ زعیم اعلیٰ بھی بلحاظ عہدہ بغیر انتخاب نمائیندہ ہوگا۔

اسی طرح ضلعوار تنظیم انصار میں زعیم و نائب زعیم انصار ضلع کو بھی بلحاظ عہدہ نمائندگی کا حق حاصل ہوگا۔

(ا) جن مجالس انصار میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوں۔ وہ بھی بحیثیت صحابی نمائیندہ متصور ہوں گے۔ جو اپنی مجلس کے زعیم کی تصدیق صحابی ہونے کے بارے میں ساتھ لاکر۔ شریک اجتماع ہوسکتے ہیں۔

(قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ)

چنیوٹ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۲۵ر اگست بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ چنیوٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی کا انعقاد ہوا۔ باوجود بارش کے کافی تعداد میں خدام انصار، اطفال، مستورات نے جلسہ میں شرکت کی

جلسہ کا آغاز سوا سات بجے شب حافظ عزیز احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم عبدالسلام صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم در مدح آنحضرت صلعم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خواجہ نذیر احمد صاحب ظفرؔ مولوی فاضل نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تقریر کی۔

پھر مکرم ناصر احمد صاحب پریذیڈنٹ وزری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ اجمعین کا عشق" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر سعد اللہ خان صاحب نے حقوق "نسواں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے دوسرے مذاہب کے بزرگان کے عقائد اور کتابوں کے اقتباسات پڑھ کر سنائے کہ کس طرح وہ لوگ عورت کو ایک ذلیل مخلوق تصور کرتے تھے۔

بعدہٗ مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا نے اپنی صدارتی تقریر میں آنحضرتؐ کے حالات طیبہ پر مختصراً روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کوئی شخص بھی آپ کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا۔ آپؐ دنیا میں بھی ہمارے لئے باعث رحمت تھے۔ اور آخرت میں بھی رحمت کا موجب ہوں گے۔

پونے نو بجے کے قریب بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار جمیل الرحمٰن خلیل معتمد حلقہ مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ)

احمدیت کے قیام کی غرض

"ہر احمدی کو بتاؤ کہ اس کا تحریک جدید میں حصہ لینا احمدیت کے قیام کی غرض کو پورا کرنا ہے۔ اگر کوئی شخص تحریک جدید میں حصہ نہیں لیتا تو اس کے احمدیت میں داخل ہونے کا کیا فائدہ" (حضرت امیر المومنین)

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ اجتماع کے ضروری حصے

- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر
- شوریٰ
- تلقین عمل
- ورزشی مقابلے
- علمی مقابلے

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا

سترھواں سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲-۱۳ر اکتوبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

ربوہ کے اطفال کا ٹورنمنٹ

زعامت محلہ دارالرحمت وسطی کی طرف سے ربوہ کے اطفال کا میرو ڈبہ و فٹ بال کا ایک ٹورنمنٹ منعقد کروایا گیا۔ جس میں ربوہ کے مختلف محلہ جات کی ٹیموں نے حصہ لیا دارالرحمت وسطی کی ٹیم نے دارالصدر (ج) کی ٹیم سے فائنل میچ کھیل کر میرو ڈبہ اور فٹ بال میں اول پوزیشن حاصل کی فٹ بال میں جیتنے والی ٹیم نے ایک کے مقابل پر چار گول کئے۔

میرو ڈبہ میں انفرادی کھیل کے لحاظ سے دارالرحمت کے محمد اسمٰعیل ابن محمد ابراہیم صاحب اور لئیق احمد ابن چوہدری فضل احمد صاحب خاص انعام کے مستحق قرار دئے گئے۔ اسی طرح فٹ بال میں محمد رمضان ابن چراغ الدین صاحب لنگر خانے والے اور لئیق احمد صاحب نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کر کے اول دوم پوزیشن حاصل کی۔

(نامہ نگار)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ — اور — گوشوارہ

گذشتہ سالانہ اجتماع کی طرح اس سال بھی گوشوارہ تیار کیا جارہا ہے۔ جس میں جملہ مجالس کے مندرجہ ذیل چندہ جات کی وصولی کی۔ ۳۱ر اگست ۱۹۵۷ء تک کی پوزیشن دکھائی جائے گی۔

لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ جملہ مجالس کے عہدیدار اس عرصہ میں زیادہ سے زیادہ بقایاجات صاف کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

فاستبقوا الخیرات (۱۰ ستمبر تک مرکز میں وصول ہونے والی رقوم اس میں شمار کر لی جائیں گی) ۱۔ چندہ مجلس۔ ۲۔ چندہ تعمیر دفتر۔ ۳۔ چندہ خدمت خلق۔ ۴۔ ریزروفنڈ ۵۔ سالانہ اجتماع

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ اشیاء

مندرجہ ذیل اشیاء گمشدہ ہمیں دستیاب ہوئیں ہیں۔ جس صاحب کی ہوں نشانی بتا کر حاصل کریں

(۱) سویٹر ۱ عدد (۳) قرآن کریم دو عدد (۵) سنگی ۱ عدد

(۲) پن ۱ عدد (۴) کپڑا ۲ ٹوٹے (۶) نقدی کچھ (صدر مجلس تجار ربوہ)

پاکستان میں مہاجرین کی بحالی اور انکی جائداد کے دعاوی کا تصفیہ

وزارت بحالیات کی سرگرمیوں پر ایک نظر

مہاجرین کی منقولہ املاک کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے معاہدہ جون ۱۹۵۰ء کے تحت عمل درآمد کی مشترکہ کمیٹی کے موجودہ سال میں دو جلسے ہوئے جن میں متروکہ املاک کی اکثر فہرستوں کا تبادلہ کیا گیا۔ اخبارات میں بھی یہ فہرستیں شائع کر دی گئی ہیں۔ اور اب یہ املاک یا فروخت سے حاصل شدہ رقوم ان کے مالکوں کو واپس کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۷ء تک پاکستان میں رابطہ کے ادارہ کے ذریعہ ۲۳۳۹۷۷۷ روپے کی مالیت کی املاک اور فروخت سے حاصل ہونے والی رقوم کے سلسلہ میں ۱۰۰۲۷۱۹ روپے کے بنک ڈرافٹ تقسیم کئے جا چکے ہیں۔

جہاں تک غیر منقولہ املاک کا تعلق ہے سال رواں میں متروکہ املاک کے انتظام کا قانون منظور کیا گیا۔ اس سے قبل ۷ نومبر ۱۹۵۶ء کو ایک آرڈیننس جاری کیا گیا تھا جس کے تحت عازمین ترک وطن کے متعلق تمام شقیں ختم کر دی گئیں۔ اور یہ دفعہ رکھی گئی کہ جس شخص یا جائداد کو تارک وطن یا متروکہ قرار نہیں دیا جا چکا ہے۔ اسے یکم جنوری ۱۹۵۷ء کے بعد تارک وطن یا متروکہ قرار نہیں دیا جائے گا۔ ۱۹۵۷ء کے متروکہ جائداد کے قانون میں پوشیدہ متروکہ املاک برآمد کرنے کے لئے ایک خاص عملہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور تندہی سے یہ کام جاری ہے۔ اب تک ۲ لاکھ ایکڑ سے زیادہ زرعی زمین اور ۸۴۲ شہری املاک اس طرح برآمد کی گئی ہے۔

دعاوی

ہندوستان میں چھوڑی ہوئی جائداد کے معاوضہ کے لئے مہاجرین سے ۱۹۵۵ء کے آرڈیننس اور بعد ازاں ۱۹۵۶ء کے ایکٹ کے تحت دعاوی طلب کئے گئے تھے۔ دعاوی کی اسکیم کے چار درجے ہیں۔ یعنی دعاوی کا رجسٹریشن، دعاوی کی تصدیق۔ متروکہ املاک کی قیمت کی تشخیص اور معاوضہ۔

دعاوی کا رجسٹریشن مئی ۱۹۵۵ء میں شروع ہوا۔ اور ۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء کو ختم ہوا۔ اس تاریخ تک جملہ ۲۳۸۰۲۵ دعاوی رجسٹرڈ کرائے گئے۔ بعد ازاں کشمیری مہاجرین کے لئے اس تاریخ میں ۲۱ مئی ۱۹۵۶ء تک توسیع کر دی گئی۔ جنہوں نے اس مدت میں ۲۵۵۰ دعاوی رجسٹرڈ کرائے۔ ان ۲۵۵۰ دعاوی کو علیحدہ کر کے بقیہ دعاوی کی مالیت تقریباً ۲۲۱۶ ملین روپے ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی تھے جو کسی خاص وجہ سے اس مدت میں رہنے اپنے دعاوی رجسٹرڈ نہ کرا سکے۔ اس لئے کلیمز کمیشن کو ایسے اشخاص کے دعاوی رجسٹرڈ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ کمیشن کو اب تک اس سلسلہ میں پانچ ہزار سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن پر فیصلے کئے جا رہے ہیں۔

دعاوی کی تصدیق کا کام عملہ کی کمی کی وجہ سے سست رہا ہے۔ چنانچہ اب تک ۲۸۰۰۰ دعاوی کی تصدیق کی جا سکی ہے۔ اس کام میں تیز رفتاری پیدا کرنے کے لئے مزید ۱۲۶ افسر مقرر کئے گئے ہیں۔ جن میں ۶۰ افسروں کا اضافہ کیا جائیگا لہٰذا امید ہے۔ کہ مارچ ۱۹۵۸ء تک تصدیق کا یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

متروکہ املاک کی تشخیص کا کام بہت پیچیدہ ہے۔ چنانچہ اس کام کو آسان کرنے کے لئے کافی غور و خوض کے بعد ۲۸ فروری ۱۹۵۷ء کو حکومت نے ہندوستان میں چھوڑی ہوئی جائداد کی مالیت کی تشخیص کے لئے سالانہ کرایہ کو بنیاد قرار دیا۔ آخر میں اس فارمولے کو عوام نے پسند کیا۔ بہر حال حکومت نے عوام کے بعض اعتراضات کا خیال کرتے ہوئے اس فارمولے میں چند ترمیمیں کیں۔ اب یہ ترمیم شدہ فارمولا حسب ذیل ہے:

(الف) مکانات جن میں کرایہ دار ہوں: — ۱۹۴۶ء میں سالانہ کرایہ۔

(ب) مکانات جن میں مالکان رہتے ہوں ۱۹۴۶ء میں رائج سالانہ کرایہ معہ ۲۰ فی صدی رعائت کرایہ میں ر

(ج) کھلے قطعات: ۱۹۴۶ء میں اس قسم کے قطعات کی قیمت تقسیم ۲۰ سے

(د) دیہی علاقوں میں مکانات: — تعمیر کے اصل مصارف تقسیم ۲۰ سے۔ اس طرح جو اوسطاً سالانہ کرایہ نکلے گا۔ اسے ۴۰ سے ضرب دے کر موجودہ مالیت نکالی جائے گی حکومت نے اس آمد کی بھی گنجائش رکھی ہے۔ کہ اگر ایک بڑے قطعہ زمین پر چھوٹی عمارت تعمیر کی گئی ہے تو جتنی زمین پر عمارت تعمیر ہے۔ اس کے جو گنے حصہ کو عمارت کا حصہ سمجھا جائے اور اس کے مطابق اس کی قیمت نکالی جائے۔ بقیہ زمین کی کھلے قطعہ زمین کے طور پر مالیت نکالی جائے اسی طرح اگر کسی جائداد کی قیمت خرید اس فارمولے سے نکالی ہوئی مالیت سے زیادہ ہو تو اس کی قیمت خرید ہی موجودہ مالیت سمجھی جائے گی بشرطیکہ اس سودے کی صحت کے متعلق کوئی شک نہ ہو۔

جہاں تک تصدیق شدہ دعاوی کے تصفیہ کا تعلق ہے۔ اس کے لئے ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے۔ اس پوری اسکیم میں کسی نہ کسی درجہ پر غیر منقولہ متروکہ املاک کے نیلام یا تبادلہ کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ متروکہ مکانات یا دوکانوں کا نیلام صرف مہاجرین تک محدود رہے گا۔ سوائے ہوٹلوں۔ بڑی بڑی عمارتوں وغیرہ کے جن کے نیلام میں سب حصہ لے سکیں گے۔ دعویٰ کنندگان میں سے جن کی بولی نیلام میں زیادہ ہو گئی اسے دو درجہ وار شرح کے لحاظ سے اپنے دعوے کے بدلہ میں ملتوی شدہ ادائیگی کی سہولت دی جائے گی۔ اگر کوئی رقم باقی رہی تو اسے تین سال کی مدت میں آسان قسطوں میں وصول کیا جائیگا۔ جن لوگوں نے اپنے دعاوی رجسٹرڈ نہیں کرائے ہیں۔ انہیں ۵۰ فی صدی رقم فوراً ادا کرنا ہوگی۔ ان مکانوں یا دوکانوں میں جو لوگ اس وقت موجود ہیں۔ اور وہ نیلام میں ان مکانوں یا دوکانوں کو نہیں خرید سکے ہیں۔ انہیں تین سال تک نہیں نکالا جائے گا بسوائے اس صورت کے جب وہ موجودہ الاٹمنٹ کی کسی شرط کی خلاف ورزی کریں یا اس طرح جائداد استعمال کریں جس سے اسے نقصان پہنچے۔ جن قطعات پر مستقل مکان تعمیر نہ نہیں ہوا ہے۔ انہیں اور کھلے قطعات زمین کو عام نیلام کے ذریعہ ٹھکانے لگایا جائے گا خواہ دعویٰ کنندہ یا غیر دعویٰ کنندہ کو الاٹ کی گئی ہو یا کسی کے ناجائز قبضہ میں ہو۔ جو قطعات دعویٰ پیش کرنے یا نہ کرنے والے اشخاص کو الاٹ کئے گئے ہیں۔ جن میں باشندے بھی شامل ہیں اور ان پر مستقل مکانات تعمیر کرلئے گئے ہیں انہیں تشخیص قیمت کی بنیاد پر ان اشخاص کے نام منتقل کر دیا جائے گا۔ رہے وہ قطعات جن پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ لیکن جن پر مستقل مکانات تعمیر کر لئے گئے ہیں انہیں مرکزی حکومت کی آئندہ مقررکردہ شرح کے مطابق جرمانہ اور قیمت کی ادائیگی پر ان متعلقہ لوگوں کے نام منتقل کر دیا جائیگا لیکن ایسی صورت میں جرمانہ عائد نہیں کیا جائے گا۔ جہاں متعدد لوگوں نے کھلے قطعات پر قبضہ کر کے بیجا طور پر پختہ مکانات تعمیر کر لیئے ہیں۔

صنعتی اداروں اور سینما گھروں کے موجودہ الاٹمنٹ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء کو ختم ہونے والے ہیں۔ اس کا اثر روئی لوٹنے کے کارخانوں پر نہیں پڑے گا۔ کیونکہ ان کی مدت ۳۰ اپریل ۱۹۵۷ء کو ختم ہو رہی ہے۔ ان اداروں کی حالت دن بدن خراب ہوتی چلی جا رہی ہے لہٰذا حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ نیلام کے ذریعہ ان کو جلد فروخت کر دیا جائے۔

جہاں تک زرعی اراضی کے الاٹمنٹ کا تعلق ہے۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ شہری زرعی اراضی ان دعویٰ کنندگان کو عارضی طور پر الاٹ کر دی جائے۔ جو ہندوستان میں ایسی ہی اراضی چھوڑ کر آئے ہیں۔ اور معاوضہ کی اسکیم کی تکمیل اور تمام دعاوی کی تصدیق کے بعد ان الاٹمنٹوں کے مستقل ہونے کے بارے میں فیصلہ کیا جائے متروکہ مکانوں اور دوکانوں کی ابتر حالت کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ایسی دوکانوں اور مکانوں کو تمام دعاوی کی تصدیق سے پہلے ہی فروخت کر دیا جائے۔

معاوضہ کی اسکیم کا سب سے نمایاں اور اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں بعض قسموں کے دعویٰ کنندگان کے لئے عارضی امداد کی سہولت رکھی گئی ہے۔ ان قسموں میں بیوائیں۔ یتیم۔ بوڑھے اور بیمار لوگ شامل ہیں۔ جو ہمدردی کے مستحق ہیں۔ ان کے دعاوی کی تصدیق کے کام کو اولیت دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

خانماں برباد لوگوں کی بحالی۔

زرعی ا۔ مغربی پاکستان میں زرعی اراضی کے لئے متعلقہ علاقوں کے بے خانماں اشخاص نے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۶ء تک ۱۳۴۳۷۰۴ دعاوی رجسٹرڈ کرائے۔

جن میں سے ۱۰۰۴۸۵۶ کے بارے میں تصفیہ ہو چکا ہے۔ مغربی پاکستان لاہور کے کمشنر بحالی کو یہ ہدایت جاری کی گئی ہے۔ کہ بے خانماں اشخاص کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس متروکہ زرعی اراضی کو بھی استعمال کیا جائے۔ جو پہلے سابقہ صوبہ سندھ کے ہاریوں کو عارضی بنیاد پر الاٹ کی گئی تھی۔

وفاقی دارالحکومت کی توسیع کے ساتھ ساتھ صوبہ کراچی میں واقع شہری زرعی اراضی بھی بہت اہمیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اور شہر کے باشندوں کو ترکاریاں وغیرہ فراہم کرنے کے لئے اس کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا وفاقی دارالحکومت کے دعویٰ کنندگان کے دعاوی حکومت مغربی پاکستان کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ تاکہ وہاں ان کو زرعی اراضی الاٹ کی جائے۔

شہری

بحالی کے ٹیکس کی کمیٹی نے فروری ۱۹۵۷ء میں اپنے اجلاس میں مذکورہ فنڈ میں سے مزید ۸۱۶۳۹۰۰۰ روپے کی ایک رقم متعین کی ہے اب تک اس فنڈ میں سے ۱۶۸۸۱۰۰۰ روپے دیئے جا چکے ہیں۔ مرکزی حکومت نے مشرقی اور مغربی پاکستان کی حکومتوں کو ۱۸۸۹۵۰۰۰ روپے اور ۲۰۰۰۰۰۰ روپے کے قرضے دینا منظور کیا ہے۔ مرکزی حکومت نواحی علاقوں اور بستیوں کی ۲۷ اسکیموں پر بحالی ٹیکس میں سے ......۱۸۱ روپے خرچ کر رہی ہے۔ کراچی کے لئے ایک بحالی کونسل قائم کی گئی ہے جس کے چیئرمین وزیراعظم ہیں۔ اس کونسل کا مقصد بحالی کے کام کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں عام پالیسی وضع کرنا ہے۔

”وزیراعظم نے عام انتخابات کے پروگرام پر غور کرنے کیلئے

تمام پارٹیوں کی گول میز کانفرنس طلب کر لی

یہ کانفرنس کراچی میں آئندہ منگل کے روز منعقد ہو گی!!

کراچی ۴ ستمبر:- وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی نے عام انتخابات کے پروگرام پر غور کرنے کے لئے تمام پارٹیوں کی ایک گول میز کانفرنس طلب کی ہے اس میں نیشنل اسمبلی کی تمام پارٹیوں کے نمائندے شرکت کریں گے۔ اور یہ کراچی میں آئندہ منگل کو منعقد ہو گی۔ اس میں جن نمائندوں کی شرکت متوقع ہے۔

اس میں مسلم لیگ کے جناب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر اور جناب یوسف ہارون کرشک سرامک پارٹی کے جناب حمید الحق چوہدری نظام اسلام پارٹی کے جناب فرید احمد آزاد ممبر میاں افتخار الدین اور ایک اور آزاد رکن سردار امیر اعظم خاں بھی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں مرکزی وزارت کے بعض اراکین بھی اس میں شرکت کریں گے کانفرنس میں شرکت کے لئے دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔

لاہور شیخوپورہ روڈ بھاری ٹریفک کے لئے کھول دی گئی

لائلپور، لاہور سے بدستور کٹا ہوا ہے

لاہور ۴ ستمبر، شیخوپورہ لاہور روڈ آج سے بھاری ٹریفک کے لئے کھول دی گئی ہے۔ البتہ شیخوپورہ لائلپور سے بدستور منقطع ہے۔ لائلپور اور سرگودھا کے درمیان بسوں کی آمدورفت شروع ہو گئی ہے۔ لاہور گوجرانوالہ روڈ پر بھاری ٹریفک بحال کر دیا گیا ہے لائلپور اور سرگودھا کے درمیان بسوں کی براہ راست آمدورفت شروع ہو چکی ہے۔ صوبہ کی مختلف سڑکوں کی پوزیشن یہ ہے۔

جرنیلی سڑک:- لاہور گوجرانوالہ سیکشن ۲۷ ویں میل پر ابھی تک دو فٹ گہرا پانی بہہ رہا ہے۔ تاہم سڑک بھاری ٹریفک کے لئے کھلی ہے

لاہور ملتان کوئٹہ روڈ:- لاہور ملتان سیکشن پر آمدورفت جاری ہے۔ ملتان مظفرگڑھ سیکشن ۱۸ ویں میل تک کھلی ہے، ۱۹، ۲۰، اور ۲۱ ویں میل پر تین فٹ گہرا پانی بہہ رہا ہے اس لئے آمدورفت بند ہے۔ مظفرگڑھ پنجند سیکشن۔ سڑک کے مختلف حصوں پر تین فٹ سے چھ فٹ تک گہرا پانی بہہ رہا ہے، ۲۴ ویں میل پر ایک پل بھی ٹوٹ گیا ہے۔ ٹریفک کے لئے بند ہے

مظفرگڑھ ڈیرہ غازی گھاٹ روڈ دو مقامات پر پانچ فٹ گہرا پانی بہہ رہا ہے اس لئے مظفرگڑھ سے کرم داد قریشی تک ہر قسم کی آمدورفت کے لئے بند ہے۔

میاں چنوں عبدالحکیم روڈ:- میل نمبر ۱۰۱ سے ۱۵۰ تک دو فٹ گہرا پانی بہہ رہا ہے۔ تلمبہ کے قریب سڑک ٹوٹ گئی ہے۔ اس لئے آمدورفت معطل ہے۔

لاہور۔ شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں، سرگودھا روڈ:- لاہور شیخوپورہ سیکشن، سڑک بھاری ٹریفک کے لئے کھلی ہے۔ شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں سیکشن۔ سڑک پر اڑھائی فٹ گہرا پانی بہہ رہا ہے۔ میل نمبر ۳۰۔ اور ۳۱ کے شگاف پر کئے جا رہے ہیں۔ اس سڑک کے شیخوپورہ سے چوہڑ کانہ سچا سودا سے سکھیکے اور سکھیکے سے پنڈی بھٹیاں تک کے علاقے کھول دئے گئے ہیں باقی سڑک بدھ کے دن سے ٹریفک کے لئے کھول دی جائے گی۔ طالب والا سرگودھا سیکشن براستہ بھاگٹانوالہ ۸۵ - ۸۶ اور ۸۸ ویں میل پر پانچ فٹ گہرا پانی بہہ رہا ہے۔ سڑک ہر قسم کی آمدورفت کے لئے بند ہے۔

مندرجہ ذیل سڑکیں ٹریفک کے لئے کھلی ہیں:۔ وزیرآباد سیالکوٹ و گجرات سرگودھا سیالکوٹ ڈسکہ۔ لائلپور جھنگ۔ گجرانوالہ شیخوپورہ۔ شاہ کوٹ۔ لائلپور سمندری۔ گجرانوالہ۔ پنڈی بھٹیاں چنیوٹ۔ لائلپور سرگودھا۔ لاہور شیخوپورہ۔

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے اپیل

ڈھاکہ ۴ ستمبر۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر عطاء الرحمان خاں نے مشرقی پاکستان کے لوگوں سے بالعموم اور متمول طبقوں سے بالخصوص اپیل کی ہے کہ مغربی پاکستان کے سیلاب زدہ عوام کی فراخدلانہ مالی امداد کریں۔ وزیر اعلیٰ نے اپنی اپیل میں کہا ہے کہ مغربی پاکستان سے سیلاب کی تباہی اور انسانی مصائب کی دلخراش خبریں بدستور آ رہی ہیں۔ وہاں پر سیلاب سے وسیع پیمانہ پر تباہی ہوئی ہے۔ اور لوگوں کی زبوں حالی تشویشناک ہے۔ مسٹر عطاء الرحمن نے کہا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے ذرائع بروئے کار لا رہی ہے اور مرکز بھی اس سلسلہ میں صوبائی حکومت کی مدد کرے گا۔ لیکن اس قسم کی ہنگامی صورت حال میں اکیلی حکومت حالات پر قابو نہیں پا سکتی ہیں اس لئے مشرقی پاکستان کے لوگوں سے اپیل کروں گا کہ وہ اپنے مغربی پاکستان کے بھائیوں کی امداد کریں۔

سیلاب سے لاہور کراچی لائن کو خطرہ پیدا ہو گیا

ضلع جھنگ میں گیارہ ہزار مکان تباہ، پونے چار لاکھ ایکڑ رقبہ کو نقصان

لاہور ۴ ستمبر۔ سدھنائی ہیڈورکس کے قریب دریائے راوی کے دائیں اور بائیں کنارے کے حفاظتی بندوں کے شگافوں سے جو سیلابی پانی خارج ہو رہا ہے اس نے سدھنائی کے ارد گرد تشویشناک صورت پیدا کر دی ہے۔ کل شام شگافوں سے پانی کا اخراج ۷۰ ہزار کیوسک تک پہنچ گیا یہ سدھنائی ہیڈورکس میں راوی کے اخراج کے نصف سے زیادہ ہے۔

کل سدھنائی ہیڈورکس میں پانی کا اخراج ۲۹۸۶۵ کیوسک رہا۔ یہ نکاس خطرناک سیلاب کی علامت ہے۔ سیلاب سے گھرے ہوئے علاقے ایک المناک منظر پیش کر رہے ہیں۔ ہر جگہ لوگ اپنا اثاث البیت اٹھائے سیلاب کی مشتعل لہروں سے آگے آگے بھاگتے نظر آتے ہیں بیشتر بلند مقامات پر پناہ لئے ہوئے ہیں

دریائے راوی کے اس سیلابی پانی سے اب کراچی اور لاہور کے درمیان بڑی ریلوے لائن کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

دریا کے بائیں کنارے کے حفاظتی بند کے شگاف کو پر کرنے کے لئے صبح فوج کی خدمات طلب کر لی گئی تھیں۔ فوج کے دستے آج بند پر پہنچ گئے ہیں۔

بالائی وادیوں میں شدید بارش

دریں اثنا دریائے راوی اور چناب کے بالائی علاقوں میں ۲۴ گھنٹوں کے دوران مجموعی طور پر ۱۵ بارش کی وجہ سے ان دریاؤں کے بالائی حصوں میں سطح بلند ہو رہی ہے۔

آئندہ ۲۶ گھنٹوں میں دریائے جہلم چناب، راوی اور ستلج کے بالائی علاقوں میں مزید بارش کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ کل ڈلہوزی میں تین انچ پٹھانکوٹ میں پانچ پانچ اور دھرم سالہ میں سات انچ بارش ہوئی ہے

جھنگ ضلع میں حالیہ سیلاب سے متاثر ہونے والے رقبہ کا مجموعی اندازہ ۳ لاکھ ۴۸ ہزار دو سو ساٹھ ایکڑ لگایا گیا ہے۔ اس میں ایک لاکھ ۱۲ ہزار ایکڑ رقبہ کاشت کا ہے متذکرہ علاقہ میں کپاس، چاول، مکی، باجرہ اور جوار کی کھڑی فصلیں سیلاب سے بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔

جھنگ و چنیوٹ کی تحصیلوں میں مجموعی طور پر ۲۰۵ دیہات سیلاب سے متاثر ہوئے جہاں گیارہ ہزار ۴۱۹ مکان منہدم ہو گئے۔ دیگر املاک مثلاً دس ہزار ۲۸۲ من گندم اور تیس ہزار من بھوسہ سیلاب میں بہہ گیا۔ پورے علاقہ میں فصلوں مکانات اور دیگر املاک کے نقصان کا مجموعی اندازہ ایک کروڑ ۸ لاکھ روپے ہے ضلعی حکام نے حکومت مغربی پاکستان سے سفارش کی ہے۔ متذکرہ علاقہ کے عوام کی زندگی کو معمول پر لانے کے لئے دو لاکھ روپیہ بطور تقاوی منظور کیا جائے۔ ڈپٹی کمشنر جھنگ نے تحصیل چنیوٹ شورکوٹ کے سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ کر کے خیال ظاہر کیا ہے کہ اس علاقہ میں فصلوں کے نقصان کی تلافی فصل ربیع میں کی جا سکتی ہے۔

ناصر کا عرب طلباء کے نام پیغام

برکلے۔ کیلیفورنیا ۴ ستمبر:۔ یہاں پر گذشتہ رات عرب طلباء کی ایک کنونشن کا افتتاح ہوا جس میں مصر کے صدر جمال عبدالناصر کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ پیغام میں کہا گیا ہے۔ کہ مصری قوم ہر ملک کی طرف اپنا دوستی کا ہاتھ بڑھانے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ اس سے منصفانہ سلوک کیا جائے۔ صدر ناصر نے کہا کہ ہم امن پسند قوم ہیں۔ اور ہر ملک سے دوستانہ تعلقات چاہتے ہیں۔ ہم اپنی آزادی اور سالمیت کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ ہم مشرق وسطیٰ میں ہر قسم کی جارحیت کو روکنا چاہتے ہیں، خواہ کسی طرف سے بھی ہو۔